



نکاح اور طلاق

پہلی فصل: شادی سے پہلے کیا کریں؟

خطبہ

1. معنی
2. حکمت
3. قسمیں
4. خطبہ دینے کے بعد کیا چیزیں واجب ہو جاتی ہیں؟
5. خطبہ پر خطبہ دینا
6. مخطوبہ کی خصوصیات
7. کسے خطبہ دینا درست ہے؟
8. مخطوبہ کو دیکھنا
9. مخطوبہ کو دیکھنے کی حدود
10. دیکھنے کا وقت اور اس کی شرط
11. مخطوبہ کے ساتھ اکیلے ملنا حرام ہے
12. خطبہ کے بعد انکار اور اس کے اثرات

خطبہ کا معنی

خطبہ: کسی معینہ عورت کے ساتھ شادی کے لئے رغبت کا اظہار کرنا، اور عورت کے ولی کو باخبر کرنا اور یہ خبر چاہے تو مخاطب خود دے یا اپنے گھر والوں کے ذریعہ سے پہنچائے۔

اگر مخطوبہ اور اس کے گھر والے اسے قبول کر لیں تو خطبہ پورا ہو گیا اب ان پر اس کے احکام اور اس کے شرعی تقاضے مترتب ہوں گے جن کا ذکر آگے آئے گا۔

خطبہ کی حکمت

خطبہ اور اس جیسی چیزیں جو کہ شادی سے پہلے ہوتی ہیں یہ ذریعہ ہے تاکہ مخاطب اور مخطوبہ میں سے ہر ایک دوسرے کو جان لے اور وہ طرفین کے اخلاق و عادات، ان کی فطرت اور میلان کو جاننے کا ذریعہ ہے۔

خطبہ کی اقسام

خطبہ یا تو مکمل صراحت کے ساتھ ہوگا جیسے کہ مخاطب کہے: میں فلاں عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

یا کسی جملہ کے ضمن میں ہوگا، تعریض یا پھر کسی قرینہ سے کہا جائے گا۔ یا عورت کو سیدھے کہا جائے۔ کہ تم شادی کے لئے زیادہ مناسب ہو یا تم سے کوئی قسمت والا ہی شادی کر سکتا ہے، یا میں تمہاری ہی طرح کی لڑکی تلاش کر رہا ہوں۔ اس طرح کے اور جملے۔۔۔

خطبہ دینے کے بعد کیا چیزیں واجب ہو جاتی ہیں؟

خطبہ صرف شادی کا وعدہ ہوتا ہے وہ شادی نہیں ہوتی اس لئے کہ شادی عقد معروف کے انعقاد کے بعد ہی واقع ہوتی ہیں۔ اب بھی مخاطبین میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوتا ہے۔

خطبہ پر خطبہ دینا

خطبہ دینے کے بعد کیا چیزیں واجب ہو جاتی ہیں؟

اگر کسی کو معلوم ہو کہ کسی نے پہلے سے خطبہ دیا ہے تو پھر خطبہ دینا جائز نہیں۔

«لَا يَبْعِدُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ»

تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے خطبہ پر خطبہ دے مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔

صحیح مسلم ۳۵۲۱

«نَهَى أَنْ يَبْعِدَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَأَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتَرَكَ الْمُخَاطَبُ قَبْلَهُ، أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْمُخَاطَبُ»

اللہ کے رسول نے منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے یا یہ کہ آدمی اپنے بھائی کے خطبہ پر خطبہ دے یہاں تک کہ پہلے خطبہ دینے والا اسے چھوڑ دے یا مخاطب اسے اجازت دے دے۔

صحیح بخاری ۵۱۴۲

اگر پہلا خطبہ ابھی پورا نہ ہوا ہو تو صحیح بات یہی ہے کہ وہ حرام نہیں۔

اس لئے کہ فاطمہ بنت قیس کو جب ابو حفص بن عمرو بن مغیرہ نے طلاق دیا تو عدت پوری ہونے کے بعد تین لوگوں نے خطبہ دیا تھا: معاویہ، ابو جہم بن حذافہ اور اسامہ بن زید۔ تو وہ اللہ کے رسول کے پاس آئیں اور ان کو اس بارے میں بتلایا تو اللہ کے رسول نے کہا:

«أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضِيعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصَلُّوكُمْ لِأَمَالِ لِه، أَلَمْ يَكُنْ اسْمُهُ بَنَ زَيْدٍ»

ابو جہم وہ لاٹھی اپنے کندھے سے اتارتا ہی نہیں، اور معاویہ مالدار نہیں بلکہ تنگدست ہیں لہذا تم اسامہ بن زید سے نکاح کرو۔

صحیح مسلم ۳۷۷۰

مخطوبہ کی خصوصیات

اللہ کے رسول نے فرمایا: ایک عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال یا حسب و نسب یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دین کی وجہ سے۔ لہذا تم دین والی کو ترجیح دو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

بخاری ۵۰۹۰

اللہ کے رسول نے فرمایا:

فملا بکر آتلا عسبا وتلا عسک؟»

تم نے باکرہ سے شادی کیوں نہیں کی کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟

بخاری ۵۲۴۷

«تزوجوا الودود والود، فانی مکاتربکم الائم یوم القیامۃ»

تم بہت زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچہ جننے والی سے شادی کرو، اس لئے کہ میں قیامت کے روز تمہارے ذریعہ سے بقیہ امتوں پر فخر کرنے والا ہوں

سنن ابوداؤد ۲۰۵۰ قال الالبانی حسن صحیح

بہترین عورتوں کی صفت یوں بیان ہوئی:

«قیل: یا رسول اللہ، ای النساء خیر؟ قال: الاتی تسره اذا نظر، وتطیع اذا امر، ولا تخافه فی نفسہا وما لہا بما یکرہ»

کہا گیا اے اللہ کے رسول کون سی عورتیں بہتر ہیں؟ اللہ کے رسول نے فرمایا: جب شوہر دیکھے تو اسے خوش کر دے، اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے، اور اپنی جان اور مال میں جو وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ اس کی مخالفت نہ کرے۔

قال الالبانی حسن۔ إخراجہ احمد (251/2 , 432 , 438) والنسائی (72/2)

اللہ کے رسول نے فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے بہترین اختیار کرو،

«تخیروا لنطفکم، فاکھوا الکفاء، واکھوا لیسیم»

قال الالبانی صحیح جامع الصغیر ۵۲۳۹

مخطوبہ کی خصوصیات کا خلاصہ یوں ہے:

- ان تكون المرأة دتية، للحدیث السابق: «فعلیک بذات الدین» .

قال الشیخ الالبانی: (صحیح) انظر حدیث رقم: 1941 فی صحیح الجامع

یہ کہ عورت دنیدار ہو جیسا کہ حدیث میں گذرا: تم دنیدار کو اختیار کرو۔

- ان تكون ولوداً، للحدیث: «تزوجوا الودود والود، فانی مکاشراکم انکم یوم القیامۃ»

رواہ ابو داود والنسائی قال الالبانی صحیح

. و يعرف کون البکر ولوداً بکونها من نساء یعرفن بکثرة الاولاد.

تم بہت زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچہ جننے والی سے شادی کرو، اس لئے کہ میں قیامت کے روز تمہارے ذریعہ سے بقیہ امتوں پر فخر کرنے والا ہوں " باکرہ زیادہ بچہ جننے والی کا علم اس کے خاندان کی عورتوں کو دیکھ کر ہوگا کہ یا وہ زیادہ بچہ جننے والی ہیں یا نہیں۔

- ان تكون بکراً، لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لجابر: «فملا بکراً ملاً عسبا وتلاعبک؟» تحقیق الالبانی:

صحیح، ابن ماجہ (1860) // ، ابوداؤد (1785) //

باکرہ ہو جیسا کہ نبی نے جابر رضعن فرمایا: تم نے باکرہ سے کیوں نہیں شادی کی کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتا۔

- وان تكون من بیت معروف بالدين والقناعة؛ لأنه مظنة دينها وقناعتها.

ایسے گھر سے تعلق رکھتی ہو جو دینداری اور قناعت میں معروف ہو کیوں کہ اس سے اس کے دیندار اور قانعہ ہونے کا اندازہ لیا جاسکتا ہے۔

- وان تكون جمیلة؛ لانها اسکن لنفسه، واغض لبصره، واكمل لمودته، ولذلك جاز النظر قبل الزواج، وللحدیث ابی ہریرۃ السابق: «قیل: یا رسول اللہ، ای النساء خیر؟...» .

قال الالبانی حسن.

إخراجہ احمد (251/2 , 432 , 438) والنسائی (72/2)

خوبصورت ہو کیوں کہ وہ نفس کو زیادہ سکون پہنچانے والی اور نگاہ کو نیچی رکھنے کا سبب ہے اور محبت بھی کامل ہوگی۔ معلوم ہوا کہ شادی سے پہلے دیکھنا درست ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں گزرا: کہا گیا اے اللہ کے رسول کون سی عورتیں بہتر ہیں؟

- وان تكون اجنبية غير ذات قرابة قريية؛ لأن ولدها يكون انجب، وقد قيل: «إن الغرائب انجب، وبنات العم اصبر» وإنه لا يأمن الطلاق، فيفنى مع

القرابة إلى قطيعة الرحم المأمور بصلتها، واستدل الرافعي لذلك بتجاءل الوسيط

اجنبیہ ہو زیادہ قریبی رشتہ دار نہ ہو۔ اس لئے اس سے اولاد بہترین ہوگی اور کہا گیا ہے کہ اجنبیہ زیادہ بہترین ہوتی ہیں اور چچا کی لڑکیاں زیادہ صبر کرنے والی ہوتی ہیں۔ کیوں کہ وہ طلاق پسند نہیں کرتی لہذا رشتہ داری کو باقی رکھنے کا خیال آ جاتا ہے۔ اسی سے رافعی نے وسیط کی اتباع کرتے ہوئے استدلال کیا ہے۔

خطبہ دینا کسے جائز ہے؟

خطبہ: جیسا کہ واضح ہے کہ وہ شادی کا مقدمہ اور شادی کا ذریعہ ہے لہذا اگر کسی عورت سے شادی ممنوع ہوگی تو خطبہ بھی ممنوع ہوگا اور اگر شادی جائز ہوگی تو خطبہ بھی جائز ہوگا، اور وقتی طور سے خطبہ اور شادی بھی موانع شرعیہ میں سے ہیں۔ اس لئے خطبہ کے لئے دو شرطیں لگائی جاتی ہیں:

الشرط الأول۔ الا یحرم الزواج بہا شرعاً:

پہلی شرط: شادی شرعی طور پر حرام نہ ہو

محرمہ ابدیہ میں سے ہو مثلاً بہن، پھوپھی اور خالہ وغیرہ یا محرمہ موقتہ میں سے بھی نہ ہو مثلاً بیوی کی بہن، کسی دوسرے کی بیوی ہو۔ ابدی محرمات سے نکاح حرام ہے کہ اولاد میں کمی اور سوسائٹی میں بگاڑ اور وقتی میں جھگڑے اور فساد کا ڈر قائم رہتا ہے۔

معتدہ کو خطبہ دینا: یہ وقتی حرمت میں سے ہے اگر کوئی عورت گذشتہ شوہر کی عدت گزار رہی ہو مطلقاً معتدہ کو صراحتاً خطبہ دینا یا وعدہ کرنے کی حرمت پر فقہاء کا اتفاق ہے۔ چاہے وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق رجعی اور بائن کی عدت ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے سمجھا جاسکتا ہے:

{ولا جناح علیکم فیما عزمتم بہ من خطبة النساء، اوانکنتم فی انفسکم، علم اللہ انکم ستذکرونہن، ولکن لا تواعدونہن سراً، الا ان تقولوا قولاً معروفاً} [البقرة: 2/235].

تصریح: جس میں شادی کے لئے قطعی طور سے رغبت ظاہر کی گئی ہو جیسے: میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، یا جب تمہاری عدت پوری ہوگی میں تم سے شادی کروں گا۔

تعریض سے خطبہ دینا: ایسی بات کہنا جس سے مقصود سمجھ میں آئے اور اس میں نص نہ ہو۔ اور اسی میں سے ہدیہ ہے۔ یا ایسا جملہ کہنا جس سے شادی کا احتمال ہوتا ہو اور نہ بھی ہو جیسے: تم بہت خوبصورت ہو، بہت سے لوگ ہی تم سے شادی کرنے میں رغبت رکھتے ہیں، اور تمہارے مثل قسمت والے پاتے ہیں، میں تمہارے علاوہ کسی اور میں رغبت نہیں رکھتا، ممکن ہے کہ اللہ میرے لئے کوئی نیک بیوی میسر کر دے۔ یا اس جیسے جملے۔

ا۔ اگر عدت شوہر کی وفات کے سبب ہو تو فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خطبہ دینا جائز ہے۔ کیوں کہ وفات سے زوجیت ختم ہو چکی ہے۔ اب خطبہ دینے سے نہ شوہر کے حق میں کوئی ظلم ہوگا اور نہ ہی اسے کوئی تکلیف ہوگی۔

ب۔ اگر عدت کا سبب طلاق ہو تو

اگر طلاق رجعی ہو تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ خطبہ دینا حرام ہے اس لئے کہ جس نے اسے طلاق دیا ہے وہ عدت کے درمیان میں رجوع کا حق رکھتا ہے لہذا خطبہ دینا اس کے حق کو چھیننا ہے، اب بھی وہ بیوی ہے یا بیوی کے معنی میں ہے۔

اور اگر طلاق بائن ہو تو ایسی مطلقہ معتدہ کو تعریض خطبہ دینے میں دو رائیں ہیں:

حنفیوں کی رائے: خطبہ دینا حرام ہے، اس لئے کہ اس کو طلاق دینے والا ابھی چھوٹی جدائی میں ہے اور وہ عدت پوری ہونے سے پہلے عقد کر سکتا ہے، جیسا کہ اس کے بعد ہے اگر خطبہ کو جائز کر دیا جائے تو شوہر کے حقوق کا چھیننا ہوگا اور اسے ابھی بھی اپنے بیوی کی طرف لوٹنے کا حق ہے، جیسے کہ مطلقہ رجعیہ۔ اور بڑی جدائی کی حالت میں تعریض خطبہ دینا حرام ہے تاکہ عورت عدت کے پوری ہونے کے بعد اسے نہ جھٹلائے اسی طرح لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ خاطب ہی کچھلی زوجیت کو توڑنے کا سبب تھا۔ اور آیت کہ { ولا جناح علیکم } [البقرة: 2/235] تم پر کوئی حرج نہیں۔

• یہ معتدہ متونی عنہا زوجہا کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ آیت کا پہلا ٹکڑا اس طرف اشارہ کر رہا ہے { والذین یتوفون } [البقرة: 2/234]۔ اور جو تم میں سے وفات پا جائیں۔

• جمہور کی رائے: خطبہ دینا جائز ہے کچھلی آیت کے عموم کے سبب: { ولا جناح علیکم فیما عرَضتم بہ... } [البقرة: 2/235] وقولہ: { ولا ان تقولوا قولا معروفا } [البقرة: 2/235] کچھ تم تعریض کہو تو تم پر کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اللہ کا فرمان "مگر یہ کہ تم بھلی بات کہو"

یعنی تم ان سے صراحت کے ساتھ وعدہ نہ کرو مگر یہ کہ اشارہ کہہ سکتے ہو۔ اور وہ شوہر کی ملکیت سے بھی نکل چکی ہے، اور طلاق بائن اپنی تمام قسموں کے ساتھ زوجیت کے تعلقات کو ختم کر دیتی ہے اب ایسی صورت میں تعریض خطبہ دینا طلاق دینے والے کے حق میں کوئی ظلم نہیں ہوگا لہذا مطلقہ کی عدت متونی عنہا زوجہا کی طرح ہو گئی۔

جمہور کا مذہب بیہوش کنبری کے لئے رائج ہے جب کہ شوہر کے دل میں کوئی کینہ نہ ہو اور طلاق مکمل ہو گیا ہو اور حنفیہ کا مذہب بیہوش صغریٰ میں رائج ہے۔

الشرط الثانی۔ الا تکنون المخطوبۃ مخطوبۃ سابقاً لخطاب آخر

دوسری شرط : مخطوبہ ، پہلے سے ہی کسی کی مخطوبہ نہ ہو۔

مخطوبہ کو خطبہ دینا حلال نہیں، پچھلی حدیث کے مطابق: «لایخطب احدکم علی خطبۃ اخیرہ حتی یتَرَکَ الخاطب قبلہ او یأذن» .
تحقیق الالبانی: صحیح، صحیح ابی داؤد (1815)

تم میں کا کوئی اپنے بھائی کے خطبہ پر خطبہ نہ دے یہاں تک کہ پہلا خطاب چھوڑ دے یا وہ اسے اجازت دے دے۔

اگر وہ ایسا کرتا ہے، تو اس کی شادی جمہور کے نزدیک صحیح ہے اور اس پر گناہ ہوگا، اور جمہور کے نزدیک زوجین کے درمیان تفریق نہیں کی جائے گی، جیسے عدت میں خطبہ دینا، اس لئے کہ نبی کا عقد کی ذات سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ اصل سے باہر کا معاملہ ہے اور وہ عقد کے بطلان کا تقاضا نہیں کرتا جیسے غصب کئے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

اور ایسی زانیہ جس کا زنا مشہور ہو اس سے نکاح مکروہ ہے گرچہ اس کا زنا ثابت نہ ہو

مخطوبہ کو دیکھنا

«یا علی لا تُشِجْ النظرَ، فالنظرُ، فانما لک الاولی، ولیست لک الآخرۃ»

ذی ۲۷۷۷۷ قال الالبانی حسن

اے علی تم ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ دیکھو، کیونکہ تمہارے لئے پہلی مرتبہ تو درست ہے اور دوسری کا حق تمہیں نہیں۔

شریعت نے مخطوبہ کی جان پہچنا کو صرف دو طریقوں سے جائز کہا ہے:

- الاولی۔ عن طریق ارسال امراتہ شیخ الخاطب بہا تنظر لہا، و تخبرہ بصفتہا،
- پہلا: کہ خطاب کسی ثقہ عورت کو مخطوبہ کے پاس بھیجے جو اسے دیکھے اور آکر خطاب کو مخطوبہ کی تمام صفات بتلائے۔

انس رضعن نے روایت کیا ہے کہ

«بعث ام سلیم الی امرأۃ، فقال: انظری الی غرقوبہا، و شمتی معاطفہا»

قال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم، ولم یخرجاہ، ووافقہ الذہبی انظر تلخیص الحسیر ۳ ۳۱۳

نبی نے ام سلیم کے پاس ایک عورت کو بھیجا اور کہ اس کی پنڈلی کو دیکھ لینا اور اس کے گردن کو سونگھ لینا اور ایک روایت میں ہے

«شمتی عوارضہا»

ابو حمید یا حمید کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو خطبہ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اسے دیکھ لے اور اس کا دیکھنا خطبہ کے لئے ہونا چاہیئے گرچہ اس عورت کو نہ معلوم ہو۔

کتنا دیکھنا جائز ہے:

اکثر فقہاء کا یہ خیال ہے کہ خطبہ دینے والا مخاطبہ کے صرف چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے، اس لئے کہ ان دونوں کو دیکھنے سے خوبصورتی اور جسم کے نشیب و فراز کے ہونے اور نہ ہونے کے علم کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ لہذا چہرہ خوبصورتی کے ہونے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ محاسن کا اصل ہے اور دونوں ہتھیلی جسم کی ساخت کے اچھے یا کمزور ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

اور ابو حنیفہ نے دونوں قدم کے دیکھنے کی اجازت دی ہے۔

حنبلیوں نے جو چیزیں کھڑے ہو کر کام کرتے وقت ظاہر ہوتی ہیں انہیں دیکھنے کی اجازت دی ہے اور وہ چھ اعضاء ہیں: چہرہ، گردن، ہاتھ، قدم، سر اور پنڈلی ہیں اس لئے کہ وہی چیزیں اسے شادی کے لئے ابھارنے والی ہیں۔ پچھلی حدیث کے مطلق ہونے کی وجہ سے "اسے دیکھ لو" اور عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اس پر دلیل ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا کیا یہ وہ رائے ہے جو میرے نزدیک رائج ہیں لیکن میں اس کا فتویٰ نہیں دیتا ہوں۔

امام اوزاعی کہتے ہیں: صرف گوشت والے حصوں کو دیکھے گا۔

وقال داود الظاہری: يجوز النظر إلى جميع البدن، الظاهر حديث «انظر إليها» وهذا منكر وشذوذ، يؤدى إلى الفساد.

داود ظاہری کہتے ہیں: مکمل بدن کو دیکھنا جائز ہے جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے { اسے دیکھ لو } اور یہ منکر اور شاذ ہے جو فساد کی طرف لے جاتا ہے۔

دیکھنے کا وقت اور اس کی شرط

شافعیہ کہتے ہیں: مناسب ہے کہ عورت کو خطبہ سے پہلے دیکھا جائے اور یہ عورت کے علم کے بغیر چھپے طور سے ہو یا اس کے رشتہ داروں کو بھی علم نہ ہو عورت کی اور اس کے خاندان کی رشتہ داروں کی عزت کی خاطر۔ اگر وہ اسے پسند آجائے تو اسے تکلیف دیئے بغیر اور اس کے خاندان کو حرج میں ڈالے بغیر خطبہ دے۔ اور احادیث کی روشنی میں درست یہی ہے کہ اسے دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی اجازت ہو یا نہ ہو۔

مخطوبہ کو اکیلے دیکھنا حرام ہے

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: «من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فلا يخلون بامرأة ليس معها ذو محرم منها، فان ثالثهما الشيطان»

قال الالبانی صحیح إخرجه إمام أحمد وصححه الحكم ووافقه الذہب فی غایة المرام فی تخریج إحدیث الحلال والحرام - (1 / 131)

نبی کا فرمان: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو اکیلے میں نہ بیٹھے کیوں کہ ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

وقوله عليه الصلاة والسلام: «إياكم والدخول على النساء، فقال رجل من الأنصار: يا رسول الله، أفرأيت الحمى؟ قال: الحمى: الموت».

بخاری ۵۲۳۲

اور اللہ کے رسول کا فرمان: تم عورتوں پر داخل ہونے سے بچے تو ایک انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول: آپ دیور کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: نبی نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

خطبہ کے بعد انکار اور اس کے اثرات

جیسا کہ ذکر ہوا کہ خطبہ زواج نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف شادی کا وعدہ ہے لہذا اکثر فقہاء کی رائے کے مطابق مخاطب یا مخاطبہ خطبہ سے انکار کر سکتے ہیں اس لئے کہ جس میں عہد اور وعدہ ہی نہ ہو تو نہ وہ لازم ہے اور نہ ہی لازم کرنے والا ہے۔

لیکن ادباً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی اپنا وعدہ کسی ضرورت یا سخت حاجت کے پیش نظر ہی توڑے۔ گھر والوں کا احترام اور اور لڑکی کی عزت کی خاطر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قال اللہ تعالیٰ: {واذوا بالعہد ان العہد کان مسوؤلاً} [الاسراء: 34/17] اور تم اپنے عہد پورا کرو اس لئے کہ وعدہ اور عہد کے بارے میں پوچھا جانے والا ہے۔

اور اللہ کے رسول نے فرمایا:

وقال صلی اللہ علیہ وسلم: «اضمنوا لی ستاً من انفسکم اضمن لکم الجنة: احد قوا اذا حد شتم، واذا فوا اذا وعدتم، واذا وا اذا انتمتنتم، واحفظوا فروجکم، وعضوا ابصارکم، وكفوا ایدیکم».

قال الالبانی صحیح الجامع الصغیر ۱۰۹۵

تم مجھ سے چھ چیزوں کی جماعت لو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہوں: جب تم بات کرو تو سچ کہو، اور جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب امانت دی جائے تو ادا کرو، شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نظروں کو نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔